سوال

فون پر بغیر ولی اور بغیر گواہوں کے نکاح کرنے کا حکم

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی ساری زندگی شریعت کے احکامات کے مطابق گزارے ، بعض نوجوان اس دھوکے میں مبتلا ہوتے ہیں کہ ابھی تو جوانی ہے اس کو اپنی مرضی اور خواہشات کے مطابق گزار لیتے ہیں، عبادت کرنے کے لیے بڑی زندگی باقی ہے ، بڑھاپے میں عبادت کر لیں گے ۔ یہ شیطان کا دھوکہ اور فریب ہے ۔

کیا آپ غیب جانتے ہیں کہ آپ کی عمر 50،60 سال یا اس سے زیادہ ہو گی؟

کیا موت نوجوانوں کو نہیں آتی؟

کس بنیاد پر آپ کہہ سکتے ہیں کہ بڑھاپے میں عبادت کر لیں گے ؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ بڑھاپے میں آپ کو توبہ کی توفیق مل جائے گی؟

کتنے ہی ایسے بوڑھے ہیں جو بستر مرگ پر ہیں لیکن نماز کی توفیق نہیں ہے ؟

کتنے ہی ایسے ادھیڑ عمر افراد ہیں جو پارک یا چوک وغیرہ میں تاش کھیل کر اپنی زندگی کی سانسیں ختم کر رہے ہیں ؟

اللہ تعالی ہمیں اپنی زندگی قرآن وسنت کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

آپ کا غیر محرم لڑکے سے بات کرنا گناہ ہے ۔ اسلام نے کسی مرد یا عورت کو اجازت نہیں دی کہ وہ غیر محرم مرد یا عورت سے گپ شپ لگائے ۔ اگر کوئی ضروری کام ہو تو ضرورت کی حد تک بات کی جا سکتی ہے ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الاحزاب :53)

اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے ۔

اس لیے آپ پر لازم ہے کہ آپ اس گناہ سے رب کے حضور توبہ کریں ،اپنے کیے پر نادم ہوں اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کریں ۔

شرعی حکم کے مطابق نکاح میں ولی اور دو گواہوں کا ہونا شرط ہے ۔

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لانِكَاحَ إِلا بِوَلِي (سنن أبي داود، النكاح : 2085، سنن ترمذي، النكاح : 1101، سنن ابن ماجہ، النكاح : 1881)(صحيح)

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ (سنن أبي داود، النكاح : 2083، سنن ترمذي، النكاح : 1102)(صحيح)

جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے ۔

اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے ۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَانِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدلٍ (صحيح الجامع : 7557)

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح میں ولی کی اجازت اور دو گواہوں کی موجودگی ضروری ہے ۔

آپ نے جو فون کال پر قبول ہے کہا ہے اس میں ولی کی اجازت بھی نہیں ہے، گواہ بھی موجود نہیں ہیں اور نہ ہی اس نکاح کا اعلان کیا گیا ہے اس لیے آپ دونوں کا نکاح ہوا ہی نہیں ہے، جب نکاح نہیں ہوا تو طلاق یا عدت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ طلاق اس عورت کو ہوتی ہے جو کسی کے نکاح میں ہو آپ کسی کے نکاح میں نہیں ہیں۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ
02. فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ